مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

فضائلِ درود وسلام

مفتی عنایت احمد کاکوروی علیہ الرحمۃ

مرکزی مجلسِ رضا ○ لاہور

سلسلہ مطبوعات مرکزی مجلس رضا (۲۸)

مفتی محمد عارف قادری عفی عنہ

فضائل درود و سلام

مع اضافہ

ادعیہ زیارت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف

مجاہد جنگ آزادی حضرت مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی مجلس رضا - لاہور

نام کتاب	فضائل درود و سلام
مؤلف	حضرت مفتی عنایت احمد کاکوروی علیہ الرحمہ
تصحیح	حافظ محمد عبدالستار قادری
صفحات	
سائز	۱۸ × ۲۳ = ۸
مطبع	جنرل پرنٹرز لاہور
ناشر	مرکزی مجلس رضا۔ لاہور
بار اوّل	سنہ ۱۴۰۰ھ
تعداد	دو ہزار
ھدیہ	دعائے خیر بحق معاونین مجلس رضا

ملنے کا پتا

مرکزی مجلس رضا۔ نوری مسجد۔ بالمقابل ریلوے اسٹیشن۔ لاہور

نوٹ: بیرونجات کے حضرات بیس پیسے کے ٹکٹ ڈاک بھیج کر طلب کریں۔

مفتی عنایت احمد کاکوروی،

اپنے وطن دیوہ ضلع بارہ بنکی میں پیدا ہوئے۔ ۹ رشوال ۱۲۲۸ھ تاریخ ولادت ہے۔ تیرہ برس کی عمر میں رام پور جاکر مولوی سید محمدؐ صاحب بریلوی سے صرف و نحو اور مولوی حیدر علی صاحب ٹونکی اور مولوی نور الاسلام صاحب سے دوسری درسی کتابیں پڑھیں۔ وہاں سے دلی جاکر شاہ اسحٰق صاحب سے حدیث پڑھی، دلی سے علی گڑھ آئے۔ مولوی بزرگ علی صاحب سے جامع مسجد میں پڑھا، فن ریاضی کی تکمیل کی۔ بعد فراغ یہیں مدرس مقرر ہوئے۔ ایک سال مدرس رہ کر مفتی و مصنف کے عہدہ پر علی گڑھ ہی میں تقرر ہوگیا۔ اسی دور میں مولوی لطف اللہ صاحب کے تلمذ کا سلسلہ شروع ہوا۔

مولوی سید حسین شاہ صاحب بخاری نے بھی اسی زمانہ میں پڑھا۔ سید صاحب صاحب درس فاضل ہو جانے کے بعد بھی تعجب سے فرمایا کرتے تھے کہ مفتی صاحب مجھ کو ہدایہ اجلاس پر پڑھاتے۔ میں حاضر رہتا۔ جب دوران مقدمہ میں فرصت ملتی اشارہ ہوتا۔ میں پڑھنا شروع کر دیتا۔ اسی اثنا میں پھر کام میں مصروف ہو جاتے۔ باوجود اس کے ایسا پڑھایا کہ ساری عمر اس کی یاد رہی۔

کول سے بریلی کا تبادلہ ہوا۔ بھیگن پور کے لئے ایک فخر یہ بھی ہے کہ مفتی صاحب نے اثناءِ راہ میں مع مستورات کے قیام فرمایا تھا۔ بریلی کے قیام میں صدر امین ہوگئے۔ وہاں کے تلامذہ میں قاضی عبد الجمیل صاحب قاضی شہر اور مولوی فدا حسین منصف شامل تھے۔ بڑا کارنامہ نواب عبد العزیز خاں کو (باوجود ان کی آزاد منشی و صاحبزدگی کے) پڑھا دینا تھا۔

نواب صاحب نواب رحمت خاں حافظ الملک شہید کے مزار پر فاتحہ پڑھی۔ مقبرہ کی محراب میں یہ جوہردار شعر لکھا ہوا ہے ؎

سر گشتہ بر نیزہ می نود نفس ۔۔۔ کہ معراج مرداں ہمیں ست و بس

قصہ مختصر صدر اعلائی کا پروانہ آگیا کہ ۱۸۵۷ء کا ہنگامہ ہوگیا۔ اس کے فرد ہونے پر الزام بغاوت میں انڈمان بھیج دیے گئے۔ یہ ۱۲۷۴ھ کا واقعہ ہے۔ چار سال جزیرۂ مذکور میں رہے۔ جنگل میں منگل، اکابر علماء کی برکت سے ان دنوں یہ بدنام جزیزہ دار العلوم بن گیا تھا۔

علاوہ مفتی صاحب کے مولوی فضلِ حق صاحب خیرآبادی، مفتی مظہر کریم صاحب وغیرہ علما بھی وہاں تھے اور سب کے سب باوجود مصیبت قید اور غریب الوطنی کے خدمتِ علم میں مصروف تھے۔ محقق خیرآبادی کے ذہن وقاد کے متعدد نتائج وہیں وجود پذیر ہوئے۔ مفتی مظہر کریم صاحب نے مراصد الاطلاع کا عربی سے اردو میں ترجمہ کیا۔ مفتی عنایت احمد صاحب نے کلام مجید حفظ کیا۔ تواریخ حبیب الٰہ سیرۃ میں تالیف کی۔ تاریخی نام ہے، ۱۲۷۵ھ نکلتے ہیں۔ منشی امیر اللہ تسلیم نے الفاظ "تواریخ نبی" سے تاریخ نکالی۔ یہ کتاب حکیم امیر خاں کی فرمائش سے لکھی گئی تھی جو انڈمان میں سرکاری ڈاکٹر تھے اور جن کی غم خواری کا اعتراف دیباچہ میں فرمایا ہے

حجم سوا سو صفحے کا ہے فی صفحہ سطر ۲۷ (نسخۂ مطبع نظامی ۱۲۷۹ھ پیشِ نظر ہے) واقعات پوری تفصیل سے بقید تاریخ اور تشریح جزئیات کے ساتھ لکھے ہیں۔ دیباچہ کی شہادت ہے کہ محض یاد سے لکھی گئی۔

قیاس کرو کہ اس عہد کے علما حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک حالات کا کس قدر ذخیرہ سینے میں محفوظ رکھتے تھے اور یہی سرمایۂ سعادت تھا۔ ہندوستان آکر سیرت اور حدیث کی کتابوں سے مقابلہ کیا تو یاد کی صحت ثابت ہوئی۔ ایک انگریز نے تقویم البلدان کے ترجمہ کی فرمائش کی جو دو برس میں ختم ہوا۔ یہی ترجمہ رہائی کا سبب بنا۔ صرف کا رسالہ علم الصیغہ بھی وہیں لکھا[۱]۔ ۱۲۷۷ھ میں رہائی پاکر کاکوری آئے۔ وہاں شاگرد رشید مولوی لطف اللہ صاحب بھی حاضر ہوئے۔ تاریخ بخشش کی۔

۱؎ علم تجوید کا رسالہ زینت القاری بھی وہاں، معرض تحریر میں آیا جو ۱۹۳۷ء میں ملک دین محمد کشمیری بازار لاہور کی طرف سے

چوں بفضل خالق ارض و سما　　　　اوستادم شد ز قید غم رہا،
بہرِ تاریخِ خلاصِ آں جناب　　　　بر نوشتم اِنَّ اُسْتَاذِیْ نَجَا،

مستقل قیام کان پور میں فرمایا۔ مدرسۂ فیض عام کی بنیاد ڈالی، خود درس دیا۔ پچیس یا تیس روپے ماہوار تنخواہ لیتے تھے۔ مسلمان تجار کان پور مصارف مدرسہ کے کفیل تھے۔ ان میں حافظ برخوردار زیادہ نامور تھے۔ اسی مدرسہ کا فیض بالآخر ندوۃ العلما کی شکل میں عیاں ہوا۔

دو برس کے بعد حج کا ارادہ کیا۔ شاگرد جمع ہوئے۔ مولوی سید حسین شاہ صاحب واصف بخاری، مولوی لطف اللہ صاحب، نواب عبد العزیز خاں صاحب، مولوی سید عزیز الدین صاحب شکارپوری، استاد کے سامنے درس بھی دیا۔ مفتی صاحب شاگردوں کی بہاریں دیکھ دیکھ کر باغ باغ ہوتے تھے بالآخر مولوی سید حسین شاہ صاحب کو مدرس اوّل اور مولوی لطف اللہ صاحب کو مدرس ثانی مقرر فرما کر حج کو روانہ ہو گئے۔

اس زمانہ میں جہاز ہوائی تھے۔ جدہ کے قریب پہنچ کر جہاز پہاڑ سے ٹکرا کر ڈوب گیا۔ مفتی صاحب بحالتِ نماز احرام باندھے ہوئے غریق و شہید ہوئے یہ واقعہ ۷ رشوال ۱۲۷۹ھ کا ہے، ۵۲ برس کی عمر پائی۔

نشانِ منزل

حضرت شیخ الاسلام الحاج الحافظ خواجہ محمد قمرالدین سیالوی زیب سجادہ آستانہ عالیہ سیال شریف سے بریلوی مسلک کے متعلق کسی عالم نے استصواب کیا تو حضور نے فرمایا،

"میں مولانا احمد رضا بریلوی کی خاکِ پا کے برابر بھی نہیں کیونکہ فقیر کے عقیدے میں مذہب کی بنیاد عشقِ رسول پر ہے اور عشقِ رسول کی بنیاد ادب پر ہے، مولانا بریلوی کو ذاتِ رسول سے بے پناہ عشق تھا پھر آپ نے زبان مبارک سے یہ شعر پڑھا ؎

به مصطفٰے برساں خویش را که دیں ہمه اوست
دگر به او نه رسیدی تمام بولهبی است

مراۃ العاشقین ص۲۰۱

حضرت شیخ الاسلام کے ممدوح عاشق رسول اعلیٰ مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی مقدس سیرت، پاکیزہ تعلیمات، ایمان افروز نظریات، روح پرور معتقدات سے روشناس کرانے کے لیے ۱۹۶۸ء میں مرکزی مجلس رضا لاہور کا قیام عمل میں آیا۔ اعلیٰ حضرت کے فیضان اور اراکین کی پرخلوص جدوجہد نے مجلس کو ایک تحریک کی شکل میں متعارف کرایا۔ ملک و بیرونِ ملک مجلس رضا کے اشاعتی مشن نے قبولیت کا شرف حاصل کیا، اہل قلم اور صاحبانِ علم و دانش کی حمایت و معاونت بھی اس تحریک کی کارکردگی میں خاصا کردار انجام دے رہی ہے۔ علماء کرام اور مشائخ عظام کی نگاہ التفات اگر پوری طرح ادھر مبذول ہو تو اس کی تعمیری سرگرمیوں میں اضافہ ناگزیر ہے

مرکزی مجلس رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی ذات ستودہ صفات پر خصوصاً

اور دیگر زعماء ملت پر عموماً جو تحریری خدمات مثبت انداز میں انجام دے رہی ہے اسے ہر طبقہ بنظرِ تحسین دیکھ رہا ہے جس کا ثبوت دفتر میں پہنچے ہوئے تہنیتی خطوط ہیں۔

علماء، لیکچرار، ادیب، صحافی، وکلاء، طلباء فاضل بریلوی کی تعلیمات اور شخصیت سے بڑی حد تک متعارف ہو رہے ہیں، جگہ جگہ یوم رضا کی سالانہ تقریبات کا انعقاد بھی مجلس کی حسنات میں شمار کیا جانا ضروری ہے کیونکہ اشاعتی پروگرام کی طرح یوم رضا کو بھی تحریکی شکل دینا مجلس کا اہم کارنامہ ہے

اس وقت تک مجلس رضا تقریباً تئیس تاریخی، سوانحی، علمی و تحقیقی کتب ڈیڑھ لاکھ کی تعداد میں شائع کر کے مفت تقسیم کر چکی ہے۔ آفسٹ طباعت، سفید کاغذ، خوبصورت ٹائیٹل، تحقیقی اور عمدہ مواد اس کا طرۂ امتیاز ہے۔ اس وقت زیرِ نظر رسالہ فضائلِ درود و سلام مجاہد جنگ آزادی ۱۸۵۷ حضرت مولانا مفتی عنایت احمد کاکوروی علیہ الرحمۃ شائع کرنے کا فخر حاصل کر رہی ہے۔ حضرت مولانا مفتی عنایت احمد کاکوروی جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے ہیرو علامہ فضل حق خیرآبادی

علیہ الرحمۃ کے ساتھ ہی آزادی وطن کی پاداش میں جزیرہ انڈمان میں محبوس رہے۔

قید فرہنگ میں وہاں علماء اہل سنت نے تصانیف کو اپنا ہمدم و مونس جانا اور یہ مبارک مشغلہ اختیار فرمایا۔ اس طرح ملت اسلامیہ کو علماء کرام کے قلمی جواہر پارے نصیب ہوئے۔ علامہ فضل حق خیرآبادی علیہ الرحمۃ نے الثورۃ الہندیہ کے نام اور قصائد فتنۃ الھند (عربی) تصنیف فرمائے جو تحریک آزادی کی سب سے پہلی اور مستند دستاویز ہے۔ جسے مولانا عبدالشاہد خان شروانی نے اردو ترجمہ اور مفصل مقدمہ کے ساتھ باغی ہندوستان کے نام سے ۱۹۴۷ء میں شائع کر کے علمی دنیا میں متعارف کرایا۔ کتاب نایاب تھی۔ تلاش بسیار کے بعد ایک نسخہ ہاتھ لگا جسے مکتبہ قادریہ لاہور

نے جدید دور کے تقاضہ کے مطابق بڑے اہتمام سے شائع کیا۔ اس تاریخی کتاب کی اشاعت میں مجلس رضا کے گرامی قدر صدر الحاج حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری مدظلہ کی خصوصی دلچسپی کو بڑا دخل ہے۔

فضائل درود و سلام کے نام سے پہلے بھی مجلس رضا کی طرف سے علامہ محمد سعید صاحب شبلی مدظلہ کی تصنیف متعدد بار شائع ہو کر معمول کے مطابق مفت تقسیم ہو رہی ہے۔ حال ہی میں تازہ ایڈیشن دس ہزار کی تعداد میں شائع ہوا ہے اس ایک ہی کتاب کی اب تک بیس ہزار کاپیاں تقسیم ہو چکی ہیں۔ دیگر کتب کے بھی اسی طرح کئی کئی ایڈیشن شائع ہو کر ختم ہوئے اہل دل کی معاونت ان شاء اللہ العزیز شامل حال رہی تو دیگر مسودات اور کتابت شدہ کتب جلد ہی زیور طباعت سے آراستہ ہو سکتی ہیں۔

زیر نظر کتاب فضائل درود و سلام حضرت علامہ مفتی عنایت احمد کاکوروی علیہ الرحمۃ کی تاریخی تصنیف ہے جو عرصہ سے نایاب تھی، پاکستان میں اس کی اشاعت کا شرف مجلس رضا کو حاصل ہو رہا ہے اور اس کی اشاعت کے جملہ اخراجات جناب الحاج عبدالمجید صاحب ابخنر مرید کے ادا کر کے اپنی عاقبت کا سامان بنا رہے ہیں۔ علامہ مفتی عنایت احمد کاکوروی کے مختصر مگر جامع حالات مولانا صدر یار جنگ بہادر حبیب الرحمٰن خاں شروانی کی تصنیف لطیف حیات استاذ العلماء سے لیے گئے۔ تفصیلی حالات کے لیے یہ کتابیں دیکھی جا سکتی ہیں۔

جنگ آزادی ۱۸۵۷ء — پروفیسر ایوب قادری

تذکرہ علماء اہل سنت — مولانا سید محمود احمد کانپوری

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ مرکزی مجلس رضا کو ترقی نصیب فرمائے اراکین و معاونین کو دنیا و دین کی کامرانیوں سے نوازے اور ہمیں زیادہ سے زیادہ مجلس کے اشاعتی پروگرام میں حصہ لینے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین ثم آمین

تابش قصوری ناظم شعبۂ تصنیف و تالیف جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔ پاکستان

بطلِ حریت مفتی عنایت احمد کاکوروی قدس سرہٗ

اللہ اللہ اس رہِ حق کے مسافر کا چلن
جو رہا باطل کے ہر ظلم و ستم پر خندہ زن

وہ نشانِ عظمتِ اسلام، بطلِ حریت
جس کی ٹھوکر میں رہا تاجِ سلاطینِ زمن

آسمانِ اہلِ سنت کا درخشاں آفتاب
ہند کے ظلمت کدوں پر جو رہا پرتو فگن

جس کی دریوزہ گری پہ دارا و سکندر ہوں نثار
تاجِ شاہی سے ہے بڑھ کر جس کی تار پیرہن

شیر دل، بیباک، جراٗت آزما، جنگ آشنا
مردِ میداں، قوتِ بازوئے حق، باطل شکن

موت کا رسیا طلبگارِ شہادت مردِ حق!
زندگی سے کھیلنے والا شہیدِ بے کفن

جس کے نغموں نے پریشاں کر دیا صیاد کو
مدتوں روئیں گے جس کو ہمصفیرانِ چمن

کعبۂ اہلِ صفا و قبلۂ اربابِ دیں
ماحیٔ کفر و ضلالت حامیٔ دینِ حسن

تا دمِ آخر عنایت جس پہ احمد کی رہی
اب بھی جس کی قبر پر ہیں رحمتیں سایہ فگن

جس سے تاریخ جہاد و حریت تابندہ ہے
نام جس کا زندہ ہے جس کا عمل پائندہ ہے

(امیر البیان سہروردی)

فقیر محمد عارف قادری عفی عنہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَرَّمَ حَبِیْبَہٗ اَحَبَّ تَکْرِیْمٍ وَ عَظَّمَہٗ تَعْظِیْمًا وَّ قَالَ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا فَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی ذٰلِکَ الْحَبِیْبِ الْاَکْرَمِ وَ عَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ ذَوِی الْکَرَمِ ؕ

بہ نیت تائید دین متین و باقتضائے محبت جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم یہ رسالہ فضائل درود و سلام میں لکھا جاتا ہے، مشتمل پانچ فصلوں پر۔

فصل اوّل

تفسیر آیۂ کریمہ، اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ آخر تک۔

فصل دوم، احادیثِ فضائل درود و سلام

فصل سوم، مواقع و اوقات درود و سلام

فصل چہارم، حکایات صالحین مشتمل بر منافع درود و سلام

فصل پنجم، جبینہائے درود، جو حدیث میں وارد ہیں اور جن سے شرف رؤیت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہوتا ہے اور نام تاریخی اس رسالہ کا فضائل درود وسلام ہے

فصل اوّل تفسیر آیۂ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ آخر تک

فرمایا اللہ تعالیٰ نے،

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

بے شک اللہ اور فرشتے اس کے درود بھیجتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اے ایمان والو درود بھیجو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سلام بھیجو، سلام **ف** اس آیت سے کمال تعظیم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پائی جاتی ہے اور کمال تاکید ہے اس آیت میں درود وسلام بھیجنے کی آپ پر کہ اللہ جل جلالہ نے پہلے اپنا درود بھیجنا اور ملائکہ کا درود بھیجنا، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیان کیا اور لفظ اِنَّ سے اس مضمون کو مؤکد کیا بعد اس کے

مسلمانوں کو بلفظ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا، خطاب کر کے درود و سلام بھیجنے کا بتاکید حکم دیا اس کی مثال یہ ہے کہ ایک بادشاہ کو اپنے کسی امیر کی تعظیم کرانی اپنے سب تابعین سے منظور ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ صرف حکم دے کہ تم فلاں کی تعظیم کرو اور دوسرے یہ کہ بادشاہ خود اس امیر کی تعظیم کرے اور اپنے امرائے مقربین سے تعظیم کراوے بعد اس کے سب رعایا و تابعین پر یہ بات بتاکید ظاہر کرے کہ ہم اور مقربین ہمارے فلاں امیر کی تعظیم کرتے ہیں۔
پھر بتاکید تام حکم دے کہ تم سب اس کی تعظیم کرو سو اس آیت میں مثل دوسری صورت کے ہے اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں نہایت تعظیم و تاکید تعظیم ہے بہ نسبت پہلی صورت کے۔

ف یہ آیت جس طرح کمال تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دلالت کرتی ہے اسی طرح کمال فضیلت درود اور شرف درود بھیجنے والے پر دلالت کرتی ہے اس لیے کہ موافق آیت کے درود بھیجنے والا وہ کام کرتا ہے جو خدائے تعالیٰ اور ملائکہ کرتے ہیں اور درود بھیجنا ایسا کام اشرف ہے کہ مصدرِ اوّل اس کا خدائے تعالیٰ اور ملائکہ ہیں

ف درود بھیجنا خدائے تعالیٰ کا یہ کہ رحمت خاصہ اپنی نازل فرماوے اور ملائکہ اور مومنین کا یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ سے اس رحمت خاصہ کو واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مانگیں۔

نکتہ: رحمت خاصہ اللہ جل جلالہ کی تو روز ازل سے شامل حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور تا ابد رہے گی اور ظہور اس کا بروز حشر شفاعت کبریٰ سے مقام محمود میں اور بہشت میں یقیناً ہوگا پھر اس کے لیے دعا مانگنے کی کیا وجہ ہے سو سِرّ اس کا یہ ہے کہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صفت عبدیت بہت پسند تھی،
چنانچہ اکثر احادیث سے ثابت ہوتا ہے اور اللہ جل جلالہ نے بھی مواقع
تکریم میں آپ کو عبد سے تعبیر کیا ہے چنانچہ قصہ معراج

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ اور فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی ؕ

فرمایا اور محققین صوفیہ کے نزدیک عبدیت کے مانند کوئی مرتبہ نہیں
ہے۔ اس واسطے عبد بالکل مولے کا ہوتا ہے۔
پس مقام عبدیت اپنی ہستی کو کھو دینا اور خدا کی ہستی کو باقی
رکھنا ہے اور مقتضائے مقام عبدیت یہ ہے کہ کمال عظمت مولیٰ کی
عبد کے ذہن میں ہو اور اس کے جاہ و جلال کے سامنے نہ کچھ اپنی
ہستی سمجھے نہ اپنا کچھ حق قائم کرے اور ہر آن میں اور ہر شان میں مولیٰ
سے عاجزی کرے اور کسی طرح ظہور اپنے استغناء کا نہ ہو اسی
واسطے درود بھیجنے کا کہ طلب رحمت ہے واسطے آپ کے حکم ہوا اور
حدیث میں دعا کرنے کا واسطے بعثت مقام محمود کے ارشاد ہوا حال
آنکہ کلام اللہ میں صاف وعدہ ہو چکا ہے،

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا،

اس مقام کے حصول میں آپ کے لیے کچھ شک نہیں مگر دعا
کرانے کی یہی وجہ ہے کہ مولیٰ سے تضرع و زاری چلی جاوے اور
شان عبدیت کا ظہور رہے اور استغنا کی بات پائی نہ جاوے،

نکتہ ثانیہ، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق امت

پر اتنا ہے کہ کسی کا نہیں۔

سب سے زیادہ حق ماں باپ کا ہے سو ان کا احسان یہی ہے کہ عالم عدم سے وجود میں لائے اور سبب حیات فانی کے ہوئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ سے نکال کر بہشت میں داخل کیا اور آپ سبب حیات جاودانی ہوئے،

پس آپ کا احسان بدرجہا ماں باپ کے احسان سے زیادہ ہے اور شکرِ محسن واجب ہے۔ اسی لیے ہر امتی کو ضرور ہے کہ شکر آپ کا ادا کرے، لیکن ادائے شکر کی کوئی صورت معلوم نہ تھی، لہٰذا اللہ جل جلالہ نے کہ اس امت پر بہ نسبت اور امتوں کے زیادہ تر رحیم ہے خود ان کو طریقہ ادائے شکر کی تعلیم کی اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجو اور ہم سے طلب رحمت واسطے ان کے کرو سو یہ ارشاد ہوا اس بات کی طرف کہ تمہارا مقدور نہیں ہے کہ حق نبی کا ادا کر سکو پس جس طرح ایک شخص پر کسی کا احسان ہوتا ہے کہ وہ خود اس کے ادائے شکر کی اپنے آپ میں طاقت نہیں دیکھتا ہے تو وہ اپنے آقا کی طرف واسطے تلافی اس احسان کے رجوع کرتا ہے۔

اسی طرح تم بھی تلافی احسانِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے چاہو اور خود طریقۂ شکر سکھانے میں دو فائدے ہیں۔ ایک اہتمام بشان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ ایسا نہ ہو ایسے محسن عظیم الشان کے ادائے شکر میں کوتاہی ہو۔

دوسرا رحمت بحال امت کہ ان کو ایسا طریقہ ادائے شکر کا کاہیکو سوجھتا اور بھی بچانا ان کا گمراہی سے منظور ہوا تاکہ کہیں ادائے حق نبی مثل نصاریٰ کے نہ کریں کہ دام شرک میں پھنس جاویں۔ ایسا طریقہ ارشاد ہوا جس میں کمال تعظیم پیغمبر خدا کی پائی جاوے اور عبدیت بھی قائم

رہے۔ شرک کی بو آنے نہ پاوے۔

فَسُبْحَانَہٗ مَا اَعْظَمَ عَلٰی اُمَّۃِ النَّبِیِّ اِحْسَانَہٗ ۝

مسئلہ، موافق اس آیت کے درود و سلام بھیجنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض ہے مگر اکثر علماء اس بات کے قائل ہیں کہ ساری عمر میں ایک بار فرض ہے اس واسطے کہ آیت میں کچھ عدد اور وقت مذکور نہیں ہے۔

جس طرح کلمۂ شہادت پڑھنا ساری عمر میں ایک بار فرض ہے۔ اسی طرح درود و سلام بھی ایک بار فرض ہے اور شفا میں قاضی ابوبکر سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے کہا کہ خدائے تعالیٰ نے فرض کیا ہے اپنی خلق پر درود اور سلام بھیجنا اپنے پیغمبر پر اور کوئی وقت مقرر نہیں کیا۔

پس واجب ہے کہ آدمی بکثرت درود و سلام بھیجے اور غافل نہ رہے انتہٰی ہر چند کہ موافق مذہب جمہور علماء کے فرض عمر میں ایک بار درود بھیجنا ہے۔ یہ تقریر بھی خوب ہے۔ بکثرت درود و سلام بھیجنا بھی اس آیت کے موافق عمل کرنا ہے اور کرخی نے کہا ہے کہ جب نام آپ کا آوے تب درود و سلام واجب ہے اور حدیثیں متعلق اس قول کے فصل دوم میں مذکور ہوں گی۔

فصلِ دوم احادیث فضائل درود و سلام

صحیح مسلم میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی صلوٰۃ بھیجتا ہے مجھ پر ایک بار صلوٰۃ بھیجتا ہے اس پر خدائے تعالیٰ دس بار اور نسائی اور دارمی نے روایت کی ہے ابو طلحہ رضی اللہ

عنہ سے کہ ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور چہرۂ مبارک پر خوشحالی معلوم ہوتی تھی اور آپ نے فرمایا کہ بے شک جبرئیل میرے پاس آئے اور کہا بتحقیق تمہارا رب فرماتا ہے کیا تمہیں خوش نہیں کرتی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ بات کہ جو کوئی تمہاری امت میں سے تم پر صلوٰۃ بھیجے میں دس بار اس پر صلوٰۃ بھیجوں گا۔

جو سلام بھیجے تم پر تمہاری امت میں سے اس پر دس بار سلام بھیجوں گا۔ انتہیٰ ان حدیثوں میں کمال فضیلت درود وسلام کی پائی جاتی ہے۔ سبحان اللہ کیا رتبہ درود پڑھنے والے کا ہے کہ ایک بار درود پڑھنے سے دس بار مورد رحمت خاصۂ الٰہیہ ہوتا ہے اور ایک بار سلام بھیجنے میں دس بار سلام خدائے تعالیٰ کا اس پر ہوتا ہے۔

ف، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خوش ہونا بسبب اپنی امت کے تھا کہ ایسی نعمت غیر مترقبہ اور درجات عالیات ان کو عنایت ہوئے اور نسائیؒ نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی صلوٰۃ بھیجے مجھ پر ایک بار خدائے تعالیٰ اس پر صلوٰۃ بھیجتا ہے دس بار اور معاف کر دیتا ہے اس کے دس گناہ اور بلند کرتا ہے اس کے دس درجے۔

ترمذی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت نزدیک مجھ سے قیامت کے دن وہ لوگ ہیں جو بکثرت مجھ پر درود بھیجتے ہیں۔

ف، نزدیک اہل ذوق کے اس حدیث کے مانند اور کوئی حدیث فضیلت صلوٰۃ میں نہیں ہے۔ قرب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مانند کوئی فضیلت نہیں۔ سارے کمالات و ترقیات کو یہ بات شامل ہے اور درود پڑھنے والے کے تقرب الٰہی پر بھی دلالت کرتی ہے۔ اس

واسطے کہ امتی کو جتنا زیادہ قرب جناب رسول اللہ صلیّ اللہ علیہ وسلمؐ سے ہو گا اتنا ہی زیادہ قرب خدائے تعالیٰ سے بھی ہوگا

ترمذی نے روایت کی ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلیّ اللہ علیہ وسلمؐ میں چاہتا ہوں کہ آپ پر درود بہت بھیجوں، پس کس قدر مقرر کروں آپ کے درود کے لیے اس وقت میں سے جو یعنی اپنی دعا کے لیے مقرر کیا ہے آپ نے فرمایا جتنا چاہو ابی نے عرض کیا چوتھائی، آپ نے فرمایا جتنا چاہو اگر اس سے زیادہ کرو تو تمہارے واسطے بہتر ہے انھوں نے کہا نصف آپ نے فرمایا جتنا چاہو اور اس سے زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے انھوں نے کہا دو ثلث آپ نے فرمایا جسقدر چاہو اور اس سے بھی زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ انہوں نے عرض کیا سارا وقت اپنے وظیفہ کا آپ کے درود کے لیے صرف کروں گا۔ آپ نے فرمایا اب تمہارے سب مقصود حاصل ہوں گے اور سب گناہ تمہارے بخشے جائیں گے انتھیٰ اس حدیث سے کمال فضیلت درود کی ثابت ہوتی ہے اور جناب رسول اللہ صلیّ اللہ علیہ وسلمؐ کا کمال اہتمام اور رضامندی کثرت صلوٰۃ سے پائی جاتی ہے اور بڑا فائدہ کثرت صلوٰۃ کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ سب مقاصد دینی اور دنیوی بسبب اس کے حاصل ہوتے ہیں اور سب گناہ اوّل آخر بسبب اس کے بخشے جاتے ہیں۔

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سب اوراد اور اذکار سے درود افضل ہے۔

نکتہ ماسرّ اس بات کا کہ درود سب اوراد اور اذکار سے افضل ہے یہ ہے کہ خوبی ہر ذکر کی یہی ہے کہ عبادت الٰہی ہے اور افضل جملہ عبادات ایمان ہے اور درود وہ مضمون ہے کہ ایمان پر مشتمل ہے ساتھ زیادتی کے،

اس واسطے کہ ایمان عبادت ہے اقرار الوہیت خدائے تعالیٰ اور نبوت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور درود میں درخواست ہوتی ہے۔ خدائے تعالیٰ سے نازل کرنے رحمت خاصہ کاملہ کی جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ پس اس میں اقرار الوہیت خدائے تعالیٰ اور نبوت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بے شک ہوا اور ساتھ اس کے تضرع اور اظہار حاجت ہے۔

جناب الٰہی میں اور ظہور محبت ہے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال کرنا چاہیے کہ اور کونسا ذکر و وظیفہ ہے کہ ان سب باتوں پر مشتمل ہے اور نسائی اور دارمی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں سیر کرنے والے زمین میں کہ میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو مجھ پر درود پڑھے پاس میری قبر کے میں سن لیتا ہوں، اور جو دور سے درود بھیجے مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔

شفا میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ فرشتہ اس درود کو لے کر مجھ تک پہنچاتا ہے اور نام لے کے کہتا ہے کہ فلاں ایسا ایسا کہتا ہے، یعنی اس طرح درود بھیجتا ہے

ف، زہے طالع درود پڑھنے والے کے کہ جناب محبوب رب العالمین میں اس کا نام لیا جاتا ہے۔

مصرع، عاشقوں کے لیے اتنا ہی شرف کافی ہے۔

ابو یعلی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کثرت کرو مجھ پر درود بھیجنے کی، بہ تحقیق وہ پاکیزگی ہے واسطے تمہارے یعنی بسبب درود کے پاکی گناہوں سے ہوتی ہے اور

پاکیزگی ہر طرح کی ظاہر کی باطن کی جان کی مال کی حاصل ہوتی ہے۔

امام احمد اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی مجھ پر درود بھیجتا ہے فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں یعنی اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں جب تک وہ مجھ پر درود بھیجے سو چاہے کم بھیجے۔

درود بھیجنے والا یہ بات سمجھ کے چاہے زیادہ بھیجے یعنی جب تک درود بھیجتا رہے گا فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔

پس جس قدر اپنے لیے فرشتوں کی دعا لینی ہو اتنی دیر تک درود پڑھے مقصود یہ ہے کہ درود بکثرت پڑھنا چاہیے۔ طبرانی نے اوسط میں روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص درود بھیجے مجھ پر کسی کتاب میں ہمیشہ فرشتے اس پر درود بھیجتے رہیں گے، جب تک میرا نام رہے گا۔

اس کتاب[1] میں ابن ماجہ نے بسند حسن اور حافظ ابونعیم نے حلیہ میں روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بھول گیا مجھ پر درود بھیجنا، بہک گیا راہ جنت سے، انتہیٰ دلائل الخیرات میں لکھا ہے کہ بھول جانے سے مراد ترک ہے یعنی جو کوئی درود بھیجنا ترک کرے وہ راہ جنت سے بہک گیا اور جب تارک درود بہک جانے والا ہوا راہ جنت سے تو درود بھیجنے والا سالک راہ جنت ٹھہرا۔

امام مستغفری نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ہر روز سو بار مجھ پر درود بھیجے، اس کی سو حاجتیں پوری کی جاویں۔

[1] قال الطبرانی فی الاوسط رواہ، ابوالشیخ فی الثواب والمستغفری قال الحافظ العراقی فی تخریج احادیث الاحیاء رواہ بسند فیہ ضعف ومثلہ یعمل بہ فی الفضائل ۱۲ نسیم الریاض

فصل تیسری اوقات و مواقع صلوٰۃ

مواقع صلوٰۃ جو اس مقام پر موافق روایات معتبرہ کے مذکور ہوئے ۲۴ ہیں۔

۱۔ جب اسم مبارک زبان پر لاوے یا سنے۔ ترمذی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خاک آلودہ ہو ناک اس شخص کی جس کے پاس میرا ذکر ہو اور مجھ پر صلوٰۃ نہ بھیجے۔

ف ، ان حدیثوں میں وہ برائی اس شخص کی مذکور ہوئی جو نام آپ کا سنے اور درود نہ پڑھے، پس جو شخص خود نام لے اور درود اس کے ساتھ نہ کہے۔ اس کی برائی بطریق اولیٰ ثابت ہوتی ہے لہٰذا اصحاب و تابعین اور جمیع ائمہ محدثین اور علمائے صالحین کا ہمیشہ دستور رہا ہے کہ کبھی اسم مبارک بغیر صلوٰۃ و سلام کے نہیں لیتے۔

ف ، جب اسم مبارک لکھے تب بھی درود و سلام لکھنا ضروری ہے و لہٰذا یے لفظ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک نہیں لکھا جاتا اور ثواب اس کا اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ جب تک کتاب میں اسم مبارک رہے گا، فرشتے لکھنے والے پر درود بھیجتے رہیں گے۔

ابو زرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ آسمان میں فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھتا تھا اس سے سبب حصول اس درجہ کا پوچھا اس نے بیان کیا کہ میں نے دس لاکھ حدیثیں لکھیں۔ جب نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آتا تھا میں درود لکھتا تھا اس سبب سے مجھے یہ درجہ ملا۔ انتہیٰ اور نہ لکھنا لفظ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ اسم مبارک کے بہت برا ہے۔ علمائے معتبرین نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص

حدیث لکھتا تھا اور ساتھ نام مبارک کے درود بسبب بخل کاغذ کے نہیں لکھتا تھا۔ اس کے سیدھے ہاتھ کو مرض اکلہ عارض ہوا یعنی ہاتھ اس کا گل گیا اور بھی شیخ ابن حجر نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص لفظ وسلم نہیں لکھتا تھا صرف صلی اللہ علیہ پر اکتفا کرتا تھا آپ نے اس شخص سے خواب میں فرمایا کہ تو کیوں اپنے تئیں چالیس نیکیوں سے محروم رکھتا ہے یعنی وسلم چار حرف ہیں اور ہر حرف ایک نیکی اور ہر نیکی دس گونہ ثواب میں لہذا وسلم کی چالیس نیکیاں ہوئیں۔

پس چاہیے کہ جب اسم مبارک لکھے، لفظ صلی اللہ علیہ وسلم کامل لکھے کسی طرح کی کوتاہی نہ کرے صرف صاد یا صلعم پر اکتفا ہرگز نہ کرے۔

۲۔ جب کسی مجلس میں آدمی داخل ہو اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے ضرور درود پڑھے۔

ابن حبان، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی اور حاکم نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں گے اور ذکر خدا نہ کریں گے اور درود اپنے پیغمبر پر نہ پہنچائیں گے، اس مجلس میں ان پر حسرت ہوگی اگرچہ بہشت میں داخل ہوں گے جب دیکھیں گے ثواب ذکر اور درود کا۔

۳۔ صبح و شام درود پڑھنا چاہیے، طبرانی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کو دس بار درود بھیجے مجھ پر اور شام کو دس بار قیامت کے دن اس کے لیے میری شفاعت ہوگی۔

۴۔ دعا سے پہلے اور دعا کے بیچ میں اور دعا کے آخر میں درود پڑھے، امام احمد نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے مانند پیالہ سوار کے مت کرو کہ پیالہ بھر کے رکھ لیتا ہے اور اسباب

اٹھا لیتا ہے پھر اگر اسے حاجت ہوتی ہے پینے کی تو پی لیتا ہے اور اگر وضو کی حاجت ہوتی ہے تو وضو کر لیتا ہے نہیں تو پانی گرا دیتا ہے، لیکن مجھے کرو اول دعا میں اور اوسط دعا میں اور آخر دعا میں۔

طبرانی نے اوسط میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ دعا محجوب رہتی ہے یعنی رد کی جاتی ہے مقبولیت سے جب تک درود نہ بھیجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

ترمذی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ دعا ٹھہرائی جاتی ہے درمیان زمین و آسمان کے نہیں چڑھتی، اس میں سے کچھ جب تک درود نہ بھیجے اپنے پیغمبر پر اور ابو سلیمان دارانی نے کہا ہے کہ جسے کچھ حاجت ہو بکثرت درود پڑھے، پھر خدا تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے اور ختم بھی درود پر کرے۔ خدائے تعالیٰ دونوں درودوں کو تو بے شک قبول کرے گا اور وہ کریم ہی ایسا نہ کرے گا کہ بیچ کی چیز کو چھوڑ دے۔

۵۔ بوقت داخل ہونے مسجد کے اور بوقت نکلنے کے مسجد سے حصن حصین میں بروایت ابن ماجہ و ترمذی وغیرہ حدیث لکھی ہے کہ مسجد میں داخل ہونے کے وقت اور بھی مسجد سے نکلنے کے وقت بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ کہے اور بروایت ابن خزیمہ حدیث لکھی ہے کہ دونوں وقت اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کہے، پس ہر مسلمان کو چاہیے کہ جب مسجد میں داخل ہو بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ اللھم صل علی محمد و علی آل محمد پڑھے اور اسی طرح نکلتے وقت پڑھے۔

۶۔ بعد اذان کے حصن حصین میں بروایت مسلم و ترمذی وغیرہ حدیث لکھی ہے کہ بعد اذان کے درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مانگے آپ کے لیے وسیلہ اللہ سے اور امام احمد نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان سنو جو مؤذن کہے وہ تم بھی

کہو۔ پھر مجھ پر درود بھیجو۔ تحقیق جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے خدائے تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے۔ بعد اس کے میرے لیے وسیلہ خدائے تعالیٰ سے مانگو، اور وسیلہ ایک درجہ بہشت کا ہے ایک خدا کے بندہ کو ملے گا مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں سو جو شخص میرے لیے وسیلہ مانگے میری شفاعت اسے حاصل ہوگی

۷۔ بوقت وضو کے، ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں وضو اس شخص کا جو صلوٰۃ نہ بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

ف، مقصود یہ ہے کہ جو وضو کرتے وقت درود نہ پڑھے اس کا وضو کامل نہیں اور درجہ استحباب اور اولویت کو نہیں پہنچتا۔

۸۔ جب کسی چیز کو بھول جاوے، ابوموسےٰ مدینے نے بسند ضعیف روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ مجھ پر درود بھیجو وہ چیز یاد آجاوے گی انشاء اللہ تعالےٰ

۹۔ حج میں لبیک کہنے کے بعد۔ دارقطنے نے روایت کی ہے کہ قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم نے کہا حکم کیا جاوے جب آدمی فارغ ہو لبیک کہنے سے درود بھیجنے کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر حال میں۔

۱۰۔ صفا مروہ پر، چنانچہ مواہب میں بروایت ابواسمٰعیل قاضی بسند حسن حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

۱۱۔ بوقت زیارت قبر شریف کے، بروایت بیہقی اوپر حدیث گذری کہ آپ نے فرمایا جو پاس قبر کے مجھ پر درود بھیجے میں سن لیتا ہوں بلکہ بقصد زیارت قبر مبارک، جب سفر مدینہ طیبہ کرے راہ میں بہت کثرت درود کی کرے۔ شیخ عبدالحق دہلوی نے ترجمہ مشکوٰۃ شریف میں ذکر کیا ہے کہ جب میں سفر مدینہ طیبہ کو بقصد زیارت قبر اطہر چلا شیخ عبدالوہاب متقی نے بوقت رخصت فرمایا کہ

جان لو اس راہ میں کوئی عبادت بعد فرائض کے مثل درود کے نہیں ہے پس تم سب اوقات اپنے اسی میں صرف کرو۔ میں نے کہا کہ کوئی عدد معین ہو۔ انھوں نے کہا یہاں تعین عدد شرط نہیں ہے اتنا پڑھو کہ درود کے رنگ میں رنگ جاؤ اور اس میں مستغرق ہو جاؤ۔

۱۲۔ جب کان بولے ابن سنی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کان بولے کسی کا تم میں سے تو مجھے یاد کرے اور مجھ پر درود بھیجے اور کہے کہ یاد کرے اللہ تعالیٰ ساتھ بھلائی کے اسے جس نے مجھے یاد کیا۔

۱۳۔ روز جمعہ امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل ایام تمہارے سے دن جمعہ کا ہے اسی میں آدم پیدا ہوئے اسی میں وفات پائی۔ اسی میں نفخہ ہو گا یعنی صور پھونکیں گے اسی میں صعقہ ہو گا یعنی بسبب نفخ صور کے لوگ بے ہوش ہو جاویں گے سو بکثرت درود بھیجو مجھ پر اس دن میں کہ تمہارا[1] درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے

صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے سامنے کیسے پیش کیا جاوے گا۔ جب آپ خاک ہوئے ہوں گے، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے بدن انبیاء کا زمین پر۔ ابو نعیم نے حلیہ میں روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سو بار درود بھیجے مجھ پر جمعہ کے دن آوے گا قیامت کے دن اور اس کے ساتھ ایسا نور ہو گا جو ساری خلق پر اگر تقسیم کیا جاوے تو سب کے لیے بس ہو یعنی سب کو نورانی کرے اور دیلمی نے روایت

[1] یہ غرض نہیں ہے کہ جمعہ ہی کے دن پیش کیا جاتا ہے اور دن نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ درود ہمیشہ میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور مجھ تک پہنچتا ہے سو ایسے اشرف دن میں ضرور درود بھیجو کہ میرے سامنے ایسے اشرف دن میں پیش ہو ۱۲ منہ۔

کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سو بار درود بھیجے مجھ پر دن جمعہ کے، اس کے اسی ۸۰ برس کے گناہ بخشے جائیں گے۔

۱۴۔ شب جمعہ کو بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا بہت درود بھیجنے کا شب جمعہ اور روز جمعہ کو۔

شفا میں ابن شہاب سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درود بھیجو مجھ پر روشن رات اور روشن دن میں یعنی شب جمعہ اور روز جمعہ میں۔

۱۵۔ ماہ ربیع الاول میں اور روز دوشنبہ میں اور روز ولادت شریف یعنی ۱۲ ربیع الاول میں بالخصوص محفل میلاد شریف میں بکثرت درود پڑھے اس واسطے کہ ماہ موصوف اور روز دوشنبہ اور تاریخ ولادت شریف کو علاقہ ہے ذات بابرکات سے اور ہر چیز جس کو علاقہ ہو ذات بابرکات سے بوقت ادراک اس کے درود پڑھنا مستحب ہے اور طریقہ سلف صالحین کا ہے

شاہ ولی اللہ محدث نے فیوض الحرمین میں لکھا ہے کہ میں مکہ معظمہ میں تھا۔ مکان مولود شریف بروز ولادت شریف اور لوگ درود بھیجتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بیان کرتے تھے۔ آپ کے معجزات کا جو بوقت ولادت ظاہر ہوئے تھے اور حالات ما قبل نبوت کے میں نے دیکھا کہ یک بارگی انوار بلند ہوتے رہیں نہیں کہہ سکتا کہ میں نے دیدۂ چشم سے دیکھا یا دیدۂ روح سے خدا جانے کیا تھا درمیان اس کے اور اس کے سو میں نے ان انوار میں تامل کیا۔

سو پاتے میں نے وہ انوار فرشتوں کے کہ ایسی مجالس متبرکہ کے لیے مقرر رہیں اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ سے انوار رحمت بھی ملی ہوتی تھی۔

ف، شکر خداتے تعالیٰ کا کہ شہر بریلی میں محافل متبرکہ میلاد شریف بکثرت ہوتی ہیں مگر بڑے افسوس کی بات ہے کہ یہاں کے لوگ اس محفل میں درود بہت کم پڑھتے ہیں اور حالات بابرکات اور معجزات عالیات کا ذکر بھی بہت کم ہوتا ہے۔ اکثر مجلسوں میں شعر خوانی ہوتی ہے۔ خدا تعالےٰ ان سب کو توفیق دے کہ محافل متبرکہ میں کثرت درود اور بیان احوال صحیحہ اور معجزات عالیات کیا کریں۔

۱۶۔ ابتدائے رسائل وکتب میں بعد بسم اللہ اور حمد کے ابن حجر مکی نے لکھا ہے کہ یہ رسم اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جاری ہوئی خود انھوں نے اپنے مکاتیب اسی طرح سے لکھے۔ بعد اس کے عباسیوں کی خلافت میں ساری زمین پر پھیل گئی اور عمل اس پر سب آدمیوں کا ہوا اور شفا میں لکھا ہے کہ ختم کتاب میں بھی درود لکھنا بعضوں کی عادت ہے۔

۱۷۔ بعد التحیات کے درود پڑھنا ہر نماز میں کہ حنفیہ اور ائمہ کے نزدیک سنّت ہے اور امام شافعی کے نزدیک فرض۔

۱۸۔ نماز جنازہ میں کہ تکبیر دوم کے بعد درود پڑھتے ہیں۔

۱۹۔ خطبۂ جمعہ میں کہ امام شافعی کے نزدیک فرض ہے اور حنفیہ کے نزدیک مستحب ہے۔ عمل اس پر بکمال تاکید ہے کہ کوئی خطبہ درود سے خالی نہ ہو۔

۲۰۔ ابتدائے خطبۂ نکاح اور درس علم و وعظ اور ہر امر خیر میں ابن حجر مکی نے امام شافعی سے نقل کیا ہے کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ آدمی ہر خطبہ اور ہر امر مطلوب سے پہلے حمد خدا تعالیٰ و صلوٰۃ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بجا لاوے۔

۲۱۔ بوقت ختم قرآن مجید کے۔ شیخ ابن حجر مکیؒ رحمہ اللہ نے کتاب درمنضود میں لکھا ہے کہ یہ موقع اجابت دعا کا اور وقت نزول رحمت کا ہے، ایسے وقت میں درود پڑھنا مؤکد ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو قرآن پڑھے اور حمد پروردگار کرے اور درود پیغمبر

صلّی اللہ علیہ وسلّم پر بھیجے اور استغفار کرے اپنے رب سے، پس اس نے طلب کی خیر ہر مکان سے۔

۲۲۔ بوقت جاگنے کے رات میں واسطے نماز تہجد کے نسائی نے سنن کبیر میں ایک طویل حدیث میں روایت کی ہے کہ خدا تعالیٰ پسند کرتا اور خوش ہوتا ہے ایسے آدمی سے جو رات کے وقت اٹھے اور کسی کو خبر نہ ہو پھر وضو کرے اور کامل وضو کرے یعنی برعایت آداب وسنن پھر حمد الٰہی کرے اور بزرگی اللہ تعالیٰ کی بیان کرے اور درود اوپر پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بھیجے پھر قرآن پڑھنا شروع کرے۔ سو خدائے تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور فرماتا ہے دیکھو طرف میرے بندے کے کھڑا ہے کوئی نہیں اسے دیکھتا۔

۲۳۔ واسطے دفع بلیات مثل وبا و زلزلہ کے۔ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اور محدثین معظمین نے احادیث سے استنباط کر کے ایسے مواقع پر کثرت درود کو مفید لکھا ہے

۲۴۔ بوقت سونگھنے عطر یا گلاب یا کسی خوشبو کے بیاد خوشبوئے بدن مبارک آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اور بیاد اس بات کے کہ آپ خوشبو کو بہت دوست رکھتے تھے۔

ف، حدیثیں پڑھنے درود کی بوقت سونگھنے گلاب کے پھول کے جو منقول ہیں محدثین کے نزدیک ثابت نہیں مگر شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ

لے مطابق اس کے جب کوئی چیز خوشنما زیبا خوبصورت نظر پڑے جیسے کوئی پھول سبزہ یا باغ خوش فضا، اس وقت جمال جہان آرائے جناب محبوب رب العالمین صلّی اللہ علیہ وسلّم اور بھی تصور اس بات کے کہ جلوہ سارے عالم کا اور ظہور حسن ہر چیز کا آپ کے نور سے ہوا ہے اگر درود پڑھے تو مستحسن ہے۔ فقیر کی زبان پر ایسے وقت یہ درود جاری ہوتا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ قَدْرَ جَمَالِہٖ ؕ

بیاد خوشبوئے رائحہ مصطفویؐ اور محبت آپ کی خوشبو کو اگر آدمی بوقت سونگھنے ہر خوشبو کے بھیجے تحفہ صلوٰۃ سے مشرف و محظوظ ہو تو مستحسن ہے۔

تنبیہ، درود چند مقام پر مکروہ ہے

۱۔ ایسی جگہ جہاں نجاست ہو۔

۲۔ ایسے کلام میں جو منع ہے جیسے غیبت۔

۳۔ جس وقت آدمی غصہ میں ہو۔

۴۔ بوقت مباشرت۔

۵۔ بوقت جا ضرور و پیشاب۔

۶۔ واسطے بیچنے متاع کے کہ سوداگر وقت دکھانے چیز کے درود پڑھے۔

۷۔ بوقت مشغولی لہو لعب کے یا کسی کام ناجائز کے۔

۸۔ بوقت تعجب یا چھینک آنے کے یا ذبح کرنے جانور کے اور جملہ ان مقامات میں جہاں صرف ذکر الٰہی کا حکم ہے نزدیک اکثر علماء کے درود پڑھنا مکروہ ہے۔

فصل چہارم حکایات صالحین

حکایت ۱ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں بعد موت کے کسی نے دیکھا پوچھا تمہارے ساتھ اللہ تعالےٰ نے کیا کیا، کہا مجھے بخش دیا، پوچھا کس سبب سے کہا بسبب پانچ درودوں کے جو میں پڑھتا تھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَ

بِالصَّلوٰةِ عَلَيۡهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ اَنۡ يُّصَلّٰى عَلَيۡهِ وَ

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا يَنۡبَغِىۡ اَنۡ يُّصَلّٰى عَلَيۡهِ ؕ

اس درود کو درود خمسہ کہتے ہیں۔

حکایت ۲ عبید اللہ[۱] بن عمر قواری نے بیان کیا کہ ایک کاتب میرا ہمسایہ تھا۔ مر گیا میں نے اسے دیکھا خواب میں، پوچھا خدائے تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخش دیا ہے۔ میں نے کہا کس سبب سے، کہا میری عادت تھی جب نام رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وسلّم کتاب میں لکھتا، درود بھیجتا یعنی لفظ صلیٰ اللہ علیہ وسلّم لکھتا یا زبان سے بھی کہتا سو خدائے تعالیٰ نے مجھے ایسا کچھ دیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے دل میں آیا۔

حکایت ۳ شیخ ابن حجر مکی نے نقل کی ہے کہ ایک صالح خواب میں دیکھا گیا۔ اس سے حال پوچھا، اس نے کہا خدائے تعالیٰ نے مجھ پر رحم کیا اور مجھے بخش دیا اور جنت میں داخل کیا۔ سبب پوچھا اس نے کہا کہ فرشتوں نے میرے گناہ اور میرے درود پڑھنے کو شمار کیا۔ سو شمار درود کے زیادہ ہوئے۔ گناہوں سے خدا تعالیٰ نے فرمایا، اتنا بس ہے اس کا حساب مت کرو اور اس کو بہشت میں لے جاؤ۔

[۱] مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں ہے کہ یہ بزرگ بڑے عالم حدیث کے تھے طبقہ امام احمد بن حنبل اور اسحٰق بن راہویہ میں۔ ۱۲ منہ

حکایت ۴ شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ ایک مرد صالح نے مقرر کیا تھا کہ ہر رات سوتے وقت درود بعد معین پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور تمام گھر اس کا روشن ہو گیا۔ آپ نے فرمایا لاؤ۔ اس منہ کو جو درود بہت پڑھتا ہے کہ میں بوسہ دوں۔ اس شخص نے شرم کی اور رخسارہ اپنا سامنے کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے رخسارہ کو بوسہ دیا بعد اس کے وہ بیدار ہوا تو سارے گھر میں مشک کی خوشبو بھری ہوئی تھی اور ہفتہ تک اس کے رخسارہ میں مشک کی خوشبو باقی رہی۔

حکایت ۵ ایک بزرگ بکثرت درود پڑھنے میں مشغول رہتے تھے۔ ایک معتمد نے مجھے نقل کی کہ بوقت وفات ان کی میں حاضر تھا۔ میں نے دیکھا کہ بوقت نکلنے ان کی روح کے نور مانند ستارے کے ان کی پیشانی میں چمکا۔

حکایت ۶ فاکہانی نے فجر منیر میں لکھا ہے کہ مجھے شیخ صالح موسی ضریر نے ذکر کیا کہ وہ دریائے شور میں جہاز پر سوار تھے ایک ہوا اس قسم کی اٹھی کہ جہاز ایسی ہوا میں ڈوبنے سے کم بچتا ہے۔ مجھ پر نیند نے غلبہ کیا میں سو گیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں جہاز والوں سے کہہ دو کہ ہزار بار پڑھیں،

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا ۔ آخر تک

میں بیدار ہوا اور میں نے جہاز کے لوگوں کو اپنی خواب سے آگاہ کیا اور ہم سب نے درود موصوف پڑھنا شروع کیا۔ قریب تین سو کے پڑھ چکے تھے کہ خدا تعالیٰ نے وہ بلا دفع کی اور ہوائے بد دور کی۔

انتہیٰ شیخ مجدالدین صاحب قاموس نے بھی اس حکایت کو بسند خود ذکر کیا ہے اور امام محی الدین معروف بجنید الیمن نے فرمایا ہے کہ جو شخص دس بار صبح اور دس بار شام اس درود کو پڑھے، واجب کرے اپنے لیے بڑی رضامندی اللہ تعالیٰ کی اور امان غضب الٰہی سے اور متواتر ہو رحمت اللہ کی اس پر اور حافظ ہوتے حفظ الٰہی اسے سب برائیوں سے اور سہل ہوں اس پر سب امور حکایات بزرگوں کی فوائد درود میں اتنی ہیں کہ حصر ان کا دشوار ہے اس مقام پر اتنی ہے سکا تہ ا، ر کفایت کی گئی۔

فصل پنجم درود شریف کے صیغے اور درود جن سے شرف رویت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہو

صیغے درود کے احادیث میں بھی وارد ہیں اور بزرگوں سے بھی بہت منقول ہیں اس مقام پر چند صیغے لکھے جاتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ

وَعَلٰیٓ اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ

اس صیغہ کی روایت صحاح ستہ میں ہے اور بہت مقبول درود ہے لہٰذا نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ صحابہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ ہم کس طرح درود بھیجیں آپ پر ساتھ اہل بیت کے کہ اللہ تعالےٰ نے ہم کو سلام کا طریقہ تو سکھا دیا تب آپ نے فرمایا کہو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰیٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ ۔

آخر تک۔

ف، یہ جو کہا کہ اللہ تعالےٰ نے طریقہ تسلام تعلیم کر دیا ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ التحیات میں ان کو تعلیم ہو چکی تھی کہ کہیں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ ۔

۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ن النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰیٓ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ

یہ صیغہ ابو داؤد نے روایت کیا ہے اس طرح کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو خوش آوے کہ ناپے ثواب کو پورے پیمانہ سے۔ یعنی جس کو بہت ثواب لینا منظور ہو جب کہ درود بھیجے ہم پر اور اہل بیت پر تو کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی آخر تک۔

۳ صلوٰۃ تنجینا،

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰیٓ اٰلِ سَیِّدِنَا

مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ

وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ

جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ

وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ

فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ ہ

اور بزرگی اور فوائد اس کے فصل حکایات میں مذکور ہو چکے ہیں۔

۴ درود خمسہ؛

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ ؕ

آخر تک اس کا ذکر بھی فصل حکایات میں ہو چکا۔

۵، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ ہ

یہ صیغہ مختصر ہے کہ جمیع ضروریات درود پر موافق تحقیق محدثین کاملین کے مشتمل ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ صیغۂ درود وسلام پر بھی شامل ہو اور آل کا بھی اس میں ذکر ہو اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ساتھ تعظیم کے مذکور ہو۔ سو یہ سب باتیں اس صیغہ میں پائی جاتی ہیں۔ بطور درود کے سو بار یا ہزار بار اگر آدمی پڑھے تو اس صیغہ کو پڑھے۔

۶ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ ؕ

شیخ عبدالحق دہلوی نے کتاب ترغیب اہل السعادات میں لکھا ہے کہ جو شخص شب جمعہ میں دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں ۱۱ بار آیت الکرسی اور ۱۱ بار قل ہو اللہ پڑھے اور بعد سلام کے سو بار درود پڑھے۔ بصیغۂ مذکورہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے اگر نصیب اس کا ہو تین جمعہ سے تجاوز نہ کرے انشاء اللہ تعالیٰ اور بعض فقراء نے اس کو تجربہ کیا ہے والحمد للہ

ف، ظاہراً بعض فقراء کنایہ حضرت شیخ نے اپنی ذات سے کیا ہے یعنی ان کو بسبب پڑھنے صیغۂ مذکورہ کے بترکیب موصوف زیارت بابرکت نصیب ہوئی۔

۷، صَلَّ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ۝

شیخ عبدالحق دہلوی نے لکھا ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے ۲۵ بار قل ہو اللہ اور بعد سلام کے ہزار بار درود بصیغۂ موصوفہ پڑھے اس کو شرفِ دیدار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں حاصل ہو شیخ رحمہ اللہ نے اسے بھی مجرب لکھا ہے۔

۸، اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِرُوْحِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِّنِّيَ السَّلَامَ ۝

شیخ عبدالحق دہلوی نے لکھا ہے کہ جو شخص بوقت سونے کے چند بار اس درود کو پڑھے اس کو رویت نصیب ہو۔

۹، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدَنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعَرُوْسِ مَمْلَكَتِكَ وَاِمَامِ

حَضْرَتِكَ وَطَوَازِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِيْقِ

شَرِيْعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِيْدِكَ اِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ

وَالسَّبَبِ فِيْ كُلِّ مَوْجُوْدٍ عَيْنِ اَعْيَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ

مِنْ نُوْرِ ضِيَائِكَ صَلٰوةً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰى

بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ صَلٰوةً تُرْضِيْكَ وَ

تُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ؕ

شیخ عبدالحق دہلوی نے لکھا ہے کہ جو ستّر بار سوتے وقت اس درود کو پڑھے اس کو رویت حاصل ہو انشاء اللہ تعالے۔

ف بڑا اشرف ہے جو رویت جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نصیب ہو آپ نے فرمایا،

مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَيَرَانِیْ فِی الْيَقْظَةِ ؕ جو کوئی مجھے دیکھے خواب میں قریب ہے کہ مجھے دیکھے گا بیداری میں، محدثین نے اس حدیث کی توجیہ میں لکھا ہے کہ بیداری میں دیکھنے سے مراد یہ ہے کہ بوضع خصوصیت و تقرب بیداری میں آخرت میں مجھے دیکھے گا۔ پس دنیا میں رویت حاصل ہونا بشر ہے حصول تقرب کا آں حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے آخرت میں اور بھی آپ نے فرمایا ہے

لَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ رَّاٰنِیْ ؕ

دوزخ میں نہ جاوے گا وہ شخص جس نے مجھے دیکھا اور خواب میں دیکھنا آپ کا ایسا ہی ہے جیسے آپ کو بیداری میں دیکھے چنانچہ اکثر صحیح حدیثوں میں

یہ مضمون وارد ہے۔

پس جو شخص کہ بشرف رویت مشرف ہو وہ بشنر بجنت ہے۔ مسلمان کو چاہیے کہ بہزار جان متمنی حصول اس شرف کا رہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پچھلی امت کی مدح میں یہ بات فرمائی کہ ان کو تمنا میرے دیدار کی ہوگی۔

صحیح مسلم میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے بہت زیادہ وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے دوست رکھے گا ایک ان میں سے کہ مجھے دیکھے اہل و مال اپنا فدا کرکے یعنی آپ کی امت میں بعد آپ کے بھی ایسے مشتاقان ہوں گے کہ اہل و عیال و مال فدا کرنے کو واسطے حصول اس دولت کے طیار ہوں گے اور یہ دولت بسبب کثرت درود کے البتہ حاصل ہوتی ہے اور جو صیغے اس مقام میں لکھے ہیں ان میں صیغہ ۶ بہت مجرب ہے مگر اصل شرط یہ ہے کہ دل سے کمال مشتاق ہو اور باطن کو اپنے ہر طرف سے خالی کرکے شوق دیدار جمال با کمال سے پر کرے۔

تنبیہ ۱، بعضے اوقات میں عادی ہونا منہیات کا مانع حصول اس شرف کا ہوتا ہے، بترکیب مندرجہ صیغہ، ششم ایک شخص نے عمل کیا، رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک عظیم الشان مکان ہے کہ یہ شخص اس کے دروازہ تک پہنچا اور ایک شخص نے بیان کیا کہ اندر مکان کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس نے اس سے درخواست کی کہ مجھے اندر لے چلو، اس نے کہا کہ اچھا پھر کہا کہ تمہیں دیدار نہ ہوگا کہ تم افیون کھاتے ہو۔ بعد اس کے یہ شخص جاگ پڑا، کمال نفرت اس شخص کو افیون سے اسی وقت سے ہوئی حتی کہ اس نے افیون بالکل چھوڑ دی اور اس سے توبہ کی ۱؎

۱؎ پھر خدا تعالٰے نے بشرف رویت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے مشرف کیا ۱۲

ف ، ہر مسلمان کو چاہیے کہ ہر روز کسی مقدار درود پڑھنے کو وظیفہ مقرر کرے سو مرتبہ سے کم ہرگز نہ ہو اور حاجی رفیع الدین خان صاحب مرادآبادی نے سلوٰۃ الکیٔب میں شاہ ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ ہزار بار سے کم نہ کرے اور انھوں نے فرمایا کہ بہت سے مشائخ نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہمیشہ بعد نماز عشاء کے ہزار بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالےٰ سب حاجتیں اور مرادیں اس کی پوری کرتا ہے اور اس بات کو بزرگوں نے تجربہ کیا ہے۔

ف ، دلائل الخیرات بہت مقبول کتاب ہے حدیث میں صیغے درود کے وارد ہیں وہ اس میں مذکور ہیں اور صحابہ سے اور اولیاء اللہ سے جو صیغے منقول ہیں بیشتر وہ بھی اس میں ہیں ، لہذا علمائے محدثین اور صوفیہ کرام کے ورد میں یہ کتاب ہے اور محدثین اس کی اجازت بطور کتب حدیث کے دیتے ہیں فقیر کو بھی اجازت اس کی بسند خاندانِ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب تا مولف حاصل ہے۔ یہ بھی ایک ورد معتبر درود کا ہے کہ ایک منزل دلائل الخیرات ہر روز پڑھ لیا کرے ، بیشتر درودوں دلائل الخیرات میں عدد مذکور ہیں مثل عدد بِکُلِّ ذَرَّۃٍ مِائَۃَ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّۃٍ ، سو بموجب حدیث صحیح ترمذی کے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بی بی کو چھوہارے کی گٹھلیوں پر یا کنکریوں پر تسبیح پڑھتے دیکھ کے فرمایا ، میں تمہیں اس سے آسان اور افضل بتائے دیتا ہوں ، سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ فِی الْاَرْضِ ثابت ہوا کہ اس طرح کے عدد کا اعتبار ہے اور موافق اس کے ثواب ملتا ہے ، واللہ اعلم وعلمہ اتم

فقط

تمت

بعد حمد وصلوٰۃ کے واضح ہو کہ جب رسالۂ فضائل درود وسلام مولفہ عالم علام جناب مولانا مفتی محمد عنایت احمد صاحب غفرلہ اللہ الصمد اختتام کو پہنچا تو راجی رحمت کردگار خاکسار محمد عبدالستار خان نے اور چند

درود جو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کی زیارت کے لیے کتب معتبرہ میں مندرج تھے۔ اقتباس کر کے اس رسالے کے آخر میں زیادہ کیے کیوں کہ اس مقام کے مناسب تھے اور نام اس کا

ادعیہ زیارت خیر الانام رکھا ہے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ برادران مسلمان کو اس سے نفع پہنچائے اور احقر کی سعی و کوشش مقبول ہو۔

ادعیۂ زیارت خیر الانام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد حمد صلوٰۃ کے واضح ہو کہ یہ ضمیمہ ترغیب اہل السعادات اعنی تکثیر الصلوٰۃ علی سید الکائنات مصنفہ عمدہ المحدثین زبدۃ المحققین حضرت شیخ عبد الحق دہلوی قدس سرہ اور چند رسالوں سے مقتبس ہے اور اس میں تین فصلیں ہیں۔

فصل اوّل، میں بیان زیارت حضرت خیر الانام علیہ صلوات اللہ الملک العلام کا ہے پس جو کوئی اس درود شریف کو باطہارت ہمیشہ پڑھے وہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوگا،

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی ؕ

اور اس درود شریف کا بھی ہمیشہ ورد کرنے سے یہ سعادت حاصل ہوتی ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ ؕ

اور کتاب مفاخر الاسلام میں مذکور ہے کہ جو شخص جمعے کے دن ہزار بار یہ درود پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ؕ

اسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں حاصل ہوگی یا اپنی فرودگاہ بہشت میں دیکھے گا اور اگر کچھ نہ دیکھے تو اس عمل کو دہرائے پانچ جمعے تک تو فضل الٰہی سے ایسا خواب دیکھے گا کہ اسے خوشی حاصل ہوگی اور جو شخص شب جمعہ کو دو رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے گیارہ بار آیۃ الکرسی اور گیارہ بار سورۃ قل ہو اللہ پڑھے اور سلام پھیرے بعد اس کے درود پڑھے اسے خواب میں زیارت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہوگی۔

اگر اس کے نصیب میں ہے تین جمعے تک پڑھے اور اسے بعض فقرائے امتحان کیا ہے تو بہت درست پایا ہے۔ یہ بھی روایت ہے کہ جو شخص شب جمعہ کو دو رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے پچیس بار سورۃ اخلاص پڑھے اور سلام پھیر کے ہزار بار یہ درود پڑھے،

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ؕ اس شخص کو خواب

بھی زیارت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیب ہو گی اور یہ طریقہ بھی مجرب ہے سعید بن عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جو شخص پاک بچھونے پر سوئے اور سوتے وقت یہ دعا پڑھ کر داہنی کروٹ لیٹے، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ وہ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِیْمِ اَنْ تُرِیَنِیْ فِیْ مَنَامِیْ وَجْهَ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُؤْیَةً تُقِرُّبِهَا عَیْنِیْ وَتَشْرَحُ بِهَا صَدْرِیْ وَتَجْمَعُ بِهَا شَمْلِیْ وَتُفَرِّجُ بِهَا كُرْبَتِیْ وَتَجْمَعُ بِهَا بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِی الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی ثُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ اَبَدًا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۞

بعض بزرگوں کا بیان ہے کہ جس شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تمنا ہو، عشاء کے وقت دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں بعد سورۂ الحمد کے تین تین بار سورۂ قل ہو اللہ پڑھے پھر عشاء کی نماز پڑھ کے کسی سے بات نہ کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ الحمد کے سات سات بار سورۂ قل ہو اللہ اور درود شریف پڑھے اور سجدے میں سات سات بار استغفار اور درود اور

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۞ پڑھے بعد اس کے بیٹھے اور دونوں ہاتھ اٹھا کے یہ کہے،

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا يَا اِلٰهَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ

پھر پاک بچھونے پر داہنی کروٹ قبلہ رخ سو رہے اور جب تک اس کو نیند نہ آئے برابر درود پڑھتا رہے، پہلی رات میں اس کو زیارت نصیب ہوگی اگر نہ ہو تو دوسری یا تیسری میں منتہیٰ ہفتے تک انشاء اللہ تعالیٰ ضرور زیارت سے مشرف ہوگا۔

فصل دوم

افضل درود میں علماء کا اختلاف ہے اور یہ معلوم نہیں کہ یہ اختلاف اس وجہ سے ہے کہ جس درود کو افضل کہتے ہیں اس کی شان میں حدیث ہے یا اس وجہ سے کہ وہ درود کیفیت فضیلت اور کمیت فضیلت کو شامل ہے، جن رسالوں میں فضیلت کا بیان ہے ان میں دس قول لکھے ہیں

پہلا قول افضل درود تشہد والا درود ہے جس کا اشارہ پہلے ہو چکا ہے۔

دوسرا قول ؛

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا سَهٰى عَنْهُ الْغَافِلُوْنَ ٥

تیسرا قول ؛

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَمُسْتَحِقُّهٗ ٥

چوتھا قول ؛

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ ۝

پانچواں قول ؛

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوٰتِکَ

عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ ،

چھٹا قول ؛ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ

عَلٰی کُلِّ نَبِیٍّ وَّمَلَکٍ وَّوَلِیٍّ عَدَدَ کَلِمَاتِ رَبِّنَا التَّآمَّاتِ

الْمُبَارَکَاتِ ۝

ساتواں قول ؛

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ

الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ عَدَدَ خَلْقِکَ وَرِضَاءَ

نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ ۝

آٹھواں قول ؛

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً

بِدَوَامِکَ ۝

نواں قول ؛ اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ مُحَمَّدًا مَّا هُوَ

اَهْلُهٗ ؕ

دسواں قول ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ

وَ ذُرِّیَّاتِهٖ وَ اَهْلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ، تمام ہوئے دسوں قول ،

فصل سوم

درود شریف آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھنا ہر حال میں اور ہر وقت میں افضل اور مستحب ہے لیکن جمعے کی رات اور جمعے کے دن میں زیادہ تر افضل اور زیادہ مستحب ہے ۔ اس واسطے کہ اس رات اور اس دن کو شرف ہے اور ان اوقات میں درود شریف مستحب ہے اس واسطے کہ اس رات اہمیت پائی جاتی ہے ۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ شب جمعہ شب قدر سے بھی افضل ہے کیونکہ کل نیکیوں کی جڑ اور سب برکتوں کا مادہ ہے ۔ یعنی نطفۂ پاک نے حضرت بی بی آمنہ کے شکم میں اسی شب کو قرار پایا تھا اور بہت سی خصوصیتیں اس دن کی شان میں وارد ہیں واللہ اعلم اور حدیث میں وارد ہے کہ

اَفْضَلُ اَیَّامِکُمْ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ قُبِضَ وَفِیْهِ النَّفْخَةُ وَفِیْهِ الصَّعْقَةُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِیْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ فَادْعُوْا لَکُمْ وَاسْتَغْفِرُ

رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدُ وَصَحَّحَہُ النَّوَوِیُّ ۔

یعنی تمہارے دنوں میں افضل جمعے کا دن ہے کہ اس میں آدم پیدا ہوئے اور اسی دن میں انھوں نے انتقال کیا اور اسی دن میں نفخ صور ہوگا اور اسی دن میں لوگوں کو بیہوشی ہوگی تو اس میں مجھ پر درود کی کثرت کرو اس لیے کہ درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے تو میں تمہارے لیے دعا کرتا ہوں اور بخشش مانگتا ہوں۔

اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا اور اسے نووی نے صحیح کہا اور دوسری روایت میں آیا ہے

فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَّشْھُوْدٌ تَشْھَدُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ

یعنی روز جمعہ ایسا روز ہے کہ جو فرشتے بارگاہ عزت کے مقرب ہیں وہ حاضر ہوتے ہیں اور درود پڑھنے والے کا درود سنتے ہیں اور مجھے پہنچاتے ہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ جو درود تم جمعے کے دن بھیجتے ہو عرش کے نیچے نہیں ٹھہرتا ہے اور جس فرشتے کو پہنچتا ہے وہ گروہ ملائکہ میں کہتا ہے صَلُّوْا عَلٰی قَآئِلِھَا درود بھیجو اس درود پڑھنے والے پر اور دوسری روایت میں آیا ہے،

اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ فِی اللَّیْلَۃِ الْغَرَّآءِ وَالْیَوْمِ الْاَغَرِّ

اور ایک روایت میں لفظ الازھر آیا ہے یعنی بہ نسبت اور دنوں کے شب روشن اور روز روشن میں مجھ پر زیادہ درود بھیجا کرو اور شب روشن اور روز روشن کنایہ ہے روز جمعہ سے اور شب جمعہ سے۔

بعض علماء نے کہا ہے کہ شب جمعہ کی خصوصیات سے یہ ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود بہ نفس نفیس درود و سلام کا جواب اس شخص کو دیتے ہیں جو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اس شب میں درود و سلام بھیجتا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ وَّفِي كُلِّ لَمْحَةٍ وَّلَحْظَةٍ ،

اور مفاخر الاسلام میں یہ حدیث ہے

مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ مِائَةَ صَلٰوةٍ قَضَى اللّٰهُ لَهٗ سَبْعِيْنَ حَاجَةً مِّنْ اُمُوْرِ الدُّنْيَا وَثَلَاثِيْنَ مِنْ اُمُوْرِ الْاٰخِرَةِ ،

ترجمہ : یعنی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعے کی رات کو مجھ پر سو بار درود بھیجتا ہے اس کی ستر حاجتیں خدائے تعالیٰ دنیا میں بر لاتا ہے اور تیس آخرت میں اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص جمعے کے روز ہزار بار درود پڑھتا ہے وہ جب تک اپنی جگہ بہشت میں نہ دیکھے گا دنیا سے نہ اٹھے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّةٍ ٥

اور سخاوی نے نقل کیا ہے کہ حدیث مرفوع میں آیا کہ جو شخص ہر جمعے کو سات بار یہ درود سات جمعے تک پڑھے اس کی شفاعت مجھ پر واجب ہوتی ہے وہ درود یہ ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاٰتِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ اَفْضَلَ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ

اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

یہ افضل اوقات درود کا بیان تھا اب علی العموم ہر حال میں درود شریف کو پڑھنے کا بیان کیا جاتا ہے۔ جامع صغیر میں ہے کہ فرمایا یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے

زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ،

یعنی زینت دو اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود بھیجنے سے کیوں کہ تمہارا درود بھیجنا مجھ پر نور ہوگا تمہارے واسطے قیامت کے روز

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ

یعنی پڑھ کر درود اے لوگو
اپنی تم مجلسوں کو زینت دو
مجھ پر بھیجو گے جو درود سلام
نور ہو جائے گا بروز قیام
وہ درود و سلام یوم نشور
پڑھنے والے کے واسطے ہے نور

اور فرمایا رسول مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے

وَاِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً،

یعنی اچھا اور نزدیک مجھ سے وہ شخص ہے جو مجھ پر زیادہ درود بھیجے پس اس سے زیادہ کیا فضیلت ہوگی کہ جناب رسول مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم کو درود خوان کو سب سے اچھا اور قریب فرمائیں۔

اللہ جمیع مسلمانوں کو اس نعمت عظمیٰ سے سرفراز کرے آمین ثم آمین۔

نظم

ہے حدیث دلائل الخیرات
کہ جناب نبی ستودہ صفات

دیتے تھے سب کو یہ نوید عجیب
کہ بہ تحقیق ہے وہ میرے قریب

جس کسی نے بہت پڑھا ہے درود
مجھ پہ وہ بھیجتا رہا ہے درود

جس نے کی ہے درود کی کثرت
اس کو ہر طرح کی ملی دولت

حشر میں پاس آپ کے ہوگا
جس نے کثرت سے ہے درود پڑھا

اس فضیلت کو ہمدمو سوچو
جس قدر ہو سکے درود پڑھو

اور فرمایا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے

لَیَرِدَنَّ عَلَی الْحَوْضِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَقْوَامٌ مَا اَعْرِفُھُمْ اِلَّا بِکَثْرَۃِ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ ۔ یعنی آئیں گی حوض کوثر پر قیامت کے دن قومیں کہ میں انھیں نہ پہچانوں گا مگر بسبب کثرت درود کے، کیونکہ کثرت سے درود پڑھنے والوں کے چہرے نور سے تاباں اور درخشاں ہوں گے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ قَدْرَ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ

یوں کہا ہے قسیم کوثر نے
رحمت کل شفیع محشر نے

کہ قیامت کے دن بہت سے گروہ
آئیں گے میرے پاس خوش ہو ہو

اور کوثر پہ ہوگا اس کا نزول
جس سے حاصل ہو انکو حسن قبول

میں انھیں جانتا نہیں اصلا
اور پہچانتا نہیں اصلا

پر وہ مجھ پر درود پڑھتے تھے
اور اسی شغل میں وہ رہتے تھے

یہی پہچان کا سبب ہوگا
یہی قرب حبیب رب ہوگا

کی جو ہوگی درود کی کثرت
اس کے باعث ملے گی یہ دولت

اۓ تقریب ہاتھ کیا کافی
جس سے پہچان لیں جناب نبی

اور جس کے سبب بروز جزا
حوض کوثر پہ ہو گذر اپنا

اور یہ دولت مدام ملے
کہ قریب نبی مقام ملے

چاہیے ایسے کام میں رہنا
فکر نعت و سلام میں رہنا

اب تو پھر بھیج کافی خوش کلام
صدق دل سے رسول حق پہ سلام

غزل در بیان سلام،

السلام اے شہ لولاک حبیب یزدان
السلام اے چمن حسن و ریاض احسان

السلام اے شرف و عزت نوع انسان
السلام اے سبب و موجب ایجاد جہان

السلام اے زگلستان بہار رویت،
ہست برگ گل خوش رنگ ریاض رضوان

السلام اے مہ کامل بہ سپہر ارشاد
جلوۂ آیت رحمت ز کلامت تابان

السلام اے شرف حسن و جمال و خوبی
لمعۂ عکس رخت خوبی ماہ کنعان

رفعت ذکر تو خورشید جہان شہرت
عظمت خلق تو ثابت ز نصوص قرآن

اور فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے،

أَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً أَكْثَرُكُمْ أَزْوَاجًا فِي الْجَنَّةِ

یعنی تم میں سے جو مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہے، اس کے لیے جنت میں حوریں بہت ملیں گی۔

ہے یہ ارشاد شافع اُمت
کہ کرے جو درود کی کثرت

مجھ پہ جو بھیجتا رہے گا درود
اور اکثر پڑھا کرے گا درود

کثرت حور عین پائے گا
قصر جنت میں جب وہ جائے گا

غزل

مژدہ باد اے عاشقان خد و خال حور عین
طالبان جنّت و حسن و جمال حور عین

سید کونین پر بھیجا کرو اکثر درود،
ہے اگر منظور جنت میں وصال حور عین

کیا فضیلت ہے درود پاک کی صلّ علیٰ
حق تعالیٰ ہم کو بخشے گا جمال حور عین

جلوۂ دیدار سے عالم کو دیوانہ کریں
حبذا ناز و ادا غنج و دلال حور عین

خامۂ شوریدہ سر کب تک لکھے جائیگا تو
وصف خال حور عین و وصف حال حور عین

وصف اس کا کیجیے جس کے سبب حاصل ہوا
یہ جمال حور عین و یہ کمال حور عین

حبذا نام خدا صلے علیٰ صلّ علٰے،
روے پاک مصطفٰے وصف جمال حور عین

آفتاب حسن محبوب خدا کے سامنے
ایک ذرہ ہے یہ سب حسن و جمال حور عین

عکس نور مصطفائی سے ہوا آراستہ

باغ رضوان قصر جنت خدوخال حورعین

جس کسی کو ہو زیارت صاحب لولاک کی

وہ نہ لائے گا کبھی کافی خیال حورعین

اور فرمایا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

ان من اشد امتی لی ناس یکون بعدی یود احدھو لو

رانی باھلہ ومالہ ،

یعنی تحقیق حضرت احمد، ان پہ نازل ہو رحمت ایزد
لب اعجاز یوں ہلاتے تھے ہم کو اس طرح سے سناتے تھے
کہ مرے بعد ہوں گے کچھ اشخاص روش دوستی میں بااخلاص
ہوں گے کامل مری محبت میں، سخت تر ہونگے راہ الفت میں
میرے دیدار کے فدا ہونگے طالب روئے مصطفٰے ہونگے
ہوگی اس بات کی انہیں چاہت کہ مجھے دیکھیں وہ کسی صورت
زن و فرزند مال اور گھر بار، کریں سب کچھ اس آرزو میں نثار

پس اہل اسلام کو لازم ہے کہ ایسے نبی کریم اور رسول واجب التعظیم کی زیارت اگر جان و مال فدا کرنے سے بھی حاصل ہو تو غنیمت سمجھیں اور درود شریف کو جو باعث قرب نبوی اور سبب حصول نور قلبی ہے۔ جہاں تک ہو سکے شوق دل سے پڑھتے رہیں تا دین و دنیا میں بھلا ہو اور بتصدق اس درود کے جنت الفردوس بارگاہ احکم الحاکمین سے عطا ہو۔

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اس کے پڑھنے کی توفیق دے اور اس کی برکت سے ان کے مقاصد دلی بر لاتے، چونکہ فضائل درود میں حدیثیں بکثرت وارد ہیں لہذا بوجہ عدم گنجائش اتنے ہی پر اکتفا کر کے اس رسالے کو دعائے ذیل پر ختم کرتا ہوں ؎

یاالٰہی میری آنکھوں کو بصیرت ہو نصیب
خواب ہی میں روئے انور کی زیارت ہو نصیب

یاالٰہی آرزوئے دل ہماری ہے یہی،
مصطفٰے کی دن قیامت کے زیارت ہو نصیب

ہوں میں مداح حبیب حق
آب کوثر ہاتھ آئے اور جنت ہو نصیب

یا الٰہ العالمین مجھ کو طفیل ذات پاک
زندگی میں کیا پس مُردن بھی رحمت ہو نصیب

گرچہ عاصی ہوں مگر امت میں ہوں حضرت کی میں
کیا تعجب ہے اگر مجھ کو شفاعت ہو نصیب

یاالٰہی فضل سے تیرے عکاشہ کی طرح
مجھ کو بھی اک بوسۂ مہر نبوت ہو نصیب

یاالٰہی رات دن میں بندگی کرتا رہوں
اعتکافی طور ہو ہر وقت اور خلوت ہو نصیب

یاالٰہی شہ کا چہرہ وقت مرگ آئے نظر
جب نکیرین آئیں مرقد میں زیارت ہو نصیب

یاالٰہی ہر گھڑی ورد زبان ہو والضحیٰ،
مصحف روئے محمد کی تلاوت ہو نصیب

یاالٰہی جلد اب میری دُعا مقبول ہو
الٰہی میں مدینہ میں پہنچ جاؤں شتاب،
شرع پر قائم رہوں تیری اطاعت ہو نصیب
ں کا نکلے حوصلہ حضرت کی رویت ہو نصیب

یاالٰہی ابروئے شہ کا ہے ہر دم خیال
یہ نئی تلوار ہے اس سے شہادت ہو نصیب

محاسن کنز الایمان

تالیف

الحاج ملک شیر محمد خان اعوان

اس رسالے میں دیوبندی، وہابی تراجمِ قرآن اور امام اہل سنت

اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ قرآن (کنز الایمان)

کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

اس کتاب کے مطالعہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ قرآن فہمی کے دعوے

داروں نے کیسی کیسی ٹھوکریں کھائی ہیں۔

اس کتاب کا مطالعہ جتنا کہ ایک عام آدمی کے لئے مفید ہے، اتنا ہی ای[ک]

جیّد عالم کیلئے نافع اور فکر کی راہیں کھولنے والا ہے۔

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

فضائل درود و سلام

تالیف

حضرت مولانا محمد سعید شبلی نقشبندی قادری

اِس کتاب میں درود و سلام کے فضائل بیان کرنے کے علاوہ اٹھارہ درودِ پاک مع اجازت درج ہیں اور آخر میں سلامِ ندائیہ کے بارے میں محققانہ اور فیصلہ کن بحث لکھی ہے۔

قیمت صرف دعائے خیر

نوٹ: بیرونجات کے شائقین حضرات بیس پیسے کے ٹکٹ بھیج کر پتہ ذیل سے طلب کریں۔

مرکزی مجلسِ رضا۔ نوری مسجد بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اثبات المولد والقیام

تالیف

حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفی ۱۲۷۷ھ)

سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ کے عظیم پیشوا حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس مختصر تالیف میں میلاد و قیام کے جواز میں قوی دلائل پیش کئے ہیں۔ اور ان لوگوں کی پُر زور تردید کی ہے، جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرہ میلاد شریف کو ناجائز سمجھتے تھے۔

یومِ رضا

مرکزی مجلس رضا لاہور، اعلیحضرت امام اہل سنت مجدد ملت شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ کی علمی دینی اور ملی خدمات جلیلہ کے تعارف کیلئے کتب ورسائل شائع کرنے کے ساتھ ساتھ ہر سال آپ کے یوم وصال (عرس مبارک) کے موقع پر جلسہ یوم رضا کا انعقاد کرتی ہے جس میں ملک کے نامور علماء، فضلا اور دانشور حضرات چودھویں صدی کے مجدد کی عظیم علمی خدمات اور بیمثال تجدیدی کارناموں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ یہ روح پرور تقریب جامع مسجد نوری بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور منعقد ہوتی ہے۔

ازیں علاوہ مرکزی مجلس رضا لاہور کی طرف سے ملک کے گوشے گوشے میں جلسہ ہائے یوم رضا منعقد کرنے کی ہر سال اپیل کی جاتی ہے اس تحریک سے ملک کے اکثر مقامات پر یوم رضا منایا جانے لگا ہے مگر ہم اس میں مزید وسعت کے خواہاں ہیں لہٰذا علماء کرام اور اہل سنت کی انجمنوں سے اپیل ہے کہ وہ یوم رضا کو وسیع پیمانے پر منانے کا اہتمام کیا کریں۔

الداعی: حکیم محمد موسیٰ امرتسری صدر مرکزی مجلس رضا لاہور